جمعۃ المبارک 19 جون 2020ء | 27 شوال 1441 ہجری قمری | جلد: 2 | شمارہ: 146

ارشادِ باری تعالیٰ

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ

(البقرۃ:44)

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو

اور جھکنے والوں کے ساتھ جھک جاؤ۔

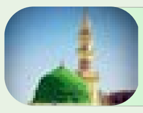

فرمانِ رسول ﷺ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور نماز پڑھنے لگا۔ نماز کے بعد اس نے آ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دے کر فرمایا کہ واپس جا کر دوبارہ نماز پڑھو، کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ چنانچہ اس نے دوبارہ نماز پڑھی اور واپس آ کر پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، آپ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا کہ دوبارہ جا کر نماز پڑھو، کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ تین بار اسی طرح ہوا۔ آخر اس شخص نے کہا کہ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو مبعوث کیا، میں تو اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا۔ اس لیے آپ ہی مجھے سکھلائیے۔ آپ نے فرمایا جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو پہلے تکبیر کہو پھر قرآن مجید سے جو کچھ ہو سکے پڑھو، اس کے بعد پورے اطمینان سے رکوع کرو۔ پھر سر اٹھاؤ اور پوری طرح کھڑے ہو۔ پھر جب سجدہ کرو تو پورے اطمینان سے سجدہ کرو۔ پھر سجدہ سے سر اٹھا کر اچھی طرح اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ دوبارہ بھی اسی طرح سجدہ کرو۔ اور یہی طریقہ نماز کی تمام رکعتوں میں اختیار کرو۔

(بخاری کتاب کتاب الاذان باب أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لاَ يُتِمُّ رُكُوعَهُ بِالإِعَادَةِ)

فرمان خلیفہ وقت

امن میں آنے کی راہ نماز ہے

میں انصار کو ایک انتہائی اہم اور بنیادی چیز کی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں اور وہ ہے نماز۔ نماز ہر مومن پر فرض ہے لیکن چالیس سال کی عمر کے بعد جبکہ یہ احساس پہلے سے بڑھ کر پیدا ہونا چاہئے کہ میری عمر کے ہر دن کے بڑھنے سے میری زندگی کے دن کم ہو رہے ہیں ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور نماز کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہونی چاہئے کہ وقت تیزی سے آرہا ہے جب میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے اور وہاں ہمارے ہر عمل کا حساب کتاب ہونا ہے۔ پس ایسی حالت میں ایک مومن کی، ہر اس شخص کی جس کو مرنے کے بعد کی زندگی اور یوم آخرت پر ایمان ہے، فکر ہونی چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بھی حق ادا کرنے والے ہوں اور اس کے بندوں کے بھی حقوق ادا کرنے والے ہوں اور ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں جب اپنی کوشش کے مطابق یہ حقوق ادا کر رہے ہوں۔ نماز کے پڑھنے کی طرف جب بھی اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے تو اس طرف توجہ دلائی کہ نماز میں باقاعدگی بھی ہو، تمام نمازیں وقت پر ادا ہوں اور باجماعت ادا ہوں۔ نماز کے قائم کرنے کا حکم ہے اور نماز کے قائم کرنے کا مطلب ہی نماز کو وقت پر اور باجماعت ادا کرنا ہے۔ لیکن دیکھنے میں آیا ہے، انصار اللہ والے بھی اپنی رپورٹوں سے جائزہ لیتے ہوں گے اور جائزہ لینا چاہئے کہ باوجود اس کے کہ انصار کی عمر ایک پختہ اور سنجیدگی کی عمر ہے نماز باجماعت کی طرف اس طرح توجہ نہیں ہے جو ہونی چاہئے۔ پس انصار اللہ کو خاص طور پر سب سے زیادہ اس بات کی طرف توجہ دینی چاہئے کہ ان کا ہر ممبر نماز باجماعت کا عادی ہو بلکہ ہر ناصر کو خود اپنا جائزہ لینا چاہئے اور کوشش کرنی چاہئے کہ وہ نماز باجماعت کے عادی ہوں۔ سوائے بیماری اور معذوری کی صورت کے نماز باجماعت ادا کرنے کی انتہائی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر قریب کوئی مسجد اور نماز سینٹر نہیں ہے تو علاقے کے کچھ لوگ کسی گھر میں جمع ہو کر نماز باجماعت پڑھ سکتے ہیں۔ اگر یہ سہولت بھی نہیں تو گھر کے افراد مل کر نماز باجماعت پڑھیں۔ اس سے بچوں کو بھی، نوجوانوں کو بھی نماز اور باجماعت نماز کی اہمیت کا احساس ہو گا۔

(خطبہ جمعہ 29 ستمبر 2017)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

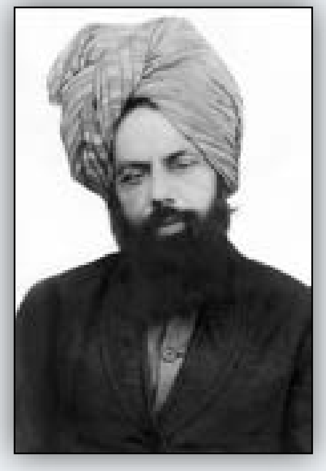

ارکان نماز دراصل روحانی نشست و برخاست ہیں

”ارکان نماز دراصل روحانی نشست و برخاست ہیں۔ انسان کو خدا تعالیٰ کے روبرو کھڑا ہونا پڑتا ہے اور قیام بھی آداب خدمتگاران میں سے ہے۔ رکوع جو دوسرا حصہ ہے بتلاتا ہے کہ گویا تیاری ہے کہ وہ تعمیلِ حکم کو کس قدر گردن جھکاتا ہے۔ اور سجدہ کمالِ آداب اور کمالِ تذلّل اور نیستی کو جو عبادت کا مقصود ہے ظاہر کرتا ہے۔ یہ آداب اور طُرق ہیں جو خدا تعالیٰ نے بطور یادداشت کے مقرر کر دیئے ہیں اور جسم کو باطنی طریق سے حصہ دینے کی خاطر ان کو مقرر کیا ہے۔ علاوہ ازیں باطنی طریق کے اثبات کی خاطر ایک ظاہری طریق بھی رکھ دیا ہے۔ اب اگر ظاہری طریق میں (جو اندرونی اور باطنی طریق کا ایک عکس ہے) صرف نقّال کی طرح نقلیں اتاری جاویں اور اسے ایک بارِ گراں سمجھ کر اتار پھینکنے کی کوشش کی جاوے تو تم ہی بتاؤ اس میں کیا لذت اور حظ آ سکتا ہے؟ اور جب تک لذت اور سرور نہ آئے اس کی حقیقت کیونکر متحقق ہو گی؟ اور یہ اس وقت ہو گا جبکہ روح بھی ہمہ نیستی اور تذلّل تام ہو کر آستانہ الوہیت پہ گرے۔ اور جو زبان بولتی ہے روح بھی بولے، اس وقت ایک سرور اور نور اور تسکین حاصل ہو جاتی ہے۔

میں اس کو اَور کھول کر لکھنا چاہتا ہوں کہ انسان جس قدر مراتب طے کر کے انسان ہوتا ہے۔ یعنی کہاں نطفہ بلکہ اس سے بھی پہلے نطفے کے اجزاء یعنی مختلف قسم کی اغذیہ اور ان کی ساخت اور بناوٹ پھر نطفے کے بعد مختلف مدارج کے بعد بچہ۔ پھر جوان۔ بوڑھا۔ غرض ان تمام عالموں میں جو اس پر مختلف اوقات میں گزرے ہیں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا معترف ہو اور وہ نقشہ ہر آن اس کے ذہن میں کھنچا رہے تو بھی وہ اس قابل ہو سکتا ہے کہ ربوبیت کے مدّ مقابل میں اپنی عبودیت کو ڈال دے۔ غرض مدّعا یہ ہے کہ نماز میں لذت اور سرور بھی عبودیت اور ربوبیت کے ایک تعلق سے پیدا ہوتا ہے۔ جب تک اپنے آپ کو عدم محض یا مشابہ بالعدم قرار دے کر جو ربوبیت کا ذاتی تقاضا ہے نہ

باقی صفحہ 3 پر

اس شمارہ میں

- دوسری صدی کے مجدد حضرت امام شافعیؒ
- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبولیت دعا کا ایک عظیم الشان نشان
- بورکینا فاسو کے ریجن بانفورا میں مسجد کا افتتاح
- سانحہ ارتحال

باسل احمد بشارت

دوسری صدی کے مجدد حضرت امام شافعیؒ

نام ونسب

آپ کا نام محمد، کنیت ابوعبداللہ اور لقب ناصر الحدیث تھا۔آپ کے والدمحترم ادریس بن عثمان بن شافع تھے۔اپنے پڑدادا شافع بن سائب کی نسبت کی وجہ سے آپ ''شافعی'' کہلوائے۔آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے:ابوعبداللہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان بن شافع بن السائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن المطلب بن عبدمناف۔آپ کا تعلق قریش کی شاخ بنو ہاشم سے تھا اور عبدمناف پر جاکر آپ کا سلسلہ نسب رسول کریمؐ سے جاملتا ہے۔آپ کے جد امجد سائب بن عبید غزوہ بدر میں بنو ہاشم کے علمبردار تھے۔جنگ میں قیدی بنے اور فدیہ دے کر رہائی پاکر اسلام قبول کیا۔

آپ کی والدہ ایک صالحہ،حاذقہ،عالمہ اور مجاہدہ خاتون تھیں بعض مؤرخین کے نزدیک وہ ہاشمیہ تھیں اور ان کا نام فاطمہ تھا جبکہ دیگر مؤرخین کے نزدیک ان کا تعلق یمن کے قبیلہ ازد سے تھا اور ان کی کنیت ام حبیبہ تھی۔بہر حال ان کا یہی شرف کافی ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کے ایک عظیم امام کو جنم دیا اور پروان چڑھایا۔

پیدائش

آپ کی پیدائش سے قبل آپ کی والدہ نے خواب میں دیکھا کہ مشتری (ستارہ) ان کے بطن سے نکلا اور مصر پر ٹوٹا اور اس کے روشن ٹکڑے ہر شہر میں جاگرے۔معبرین نے اس کی تعبیر یہ کی کہ ایک عظیم عالم ان کے بطن سے پیدا ہوگا جو بلاد اسلام کو علم سے بھر دے گا۔
(مناقب شافعی للرازی صفحہ 36)

ان پیشگوئیوں کے مطابق امام شافعی 150ھ میں فلسطین کے شہر ''غزہ'' میں پیدا ہوئے۔150ھ وہی سال ہے جس میں حضرت امام ابوحنیفہؒ کی وفات ہوئی۔
(توالی التاسیس لابن حجر عسقلانی جزء1 صفحہ 49)

تعلیم وتربیت

آپ کے والد ادریس نے روزگار کی تلاش میں مکہ سے فلسطین ہجرت کی تھی اور آپ کی پیدائش کے کچھ عرصہ بعد ہی وفات پاگئے۔اس کے بعد آپ کی والدہ آپ کو عسقلان کے بعد یمن لے گئیں۔دس سال کی عمر میں آپ کی والدہ نے اس ڈر سے کہ خاندان سے دوری کے سبب آپ کا شریفانہ نسب بھلا نہ دیا جائے اور اس بات کے پیش نظر کہ امام شافعی کی صحیح تربیت غزہ کی بجائے مکہ میں ہی ہوسکتی ہے جہاں ان کا خاندان اور قبیلہ آباد ہے، مکہ کی طرف رخت سفر باندھا۔مکہ میں آپ کو ایک ماہر علم الانساب کے پاس بھیجا گیا اس نے آپ کو طلب علم سے قبل کوئی ذریعہ معاش بنانے کی تلقین کی تو آپ نے فرمایا:''میری لذت تو حصول علم میں ہے۔''
(توالی التاسیس جزء1 صفحہ 109،110)

پھر ایک مکتب میں آپ غربت کی وجہ سے معلم کی پوری اجرت نہ دینے کی وجہ سے اس کی صحیح نظر التفات نہ پاسکے۔جب معلم تدریس سے فارغ ہوجاتا تو امام شافعی بچوں کو کتاب پڑھایا کرتے۔اس یتیم ذکی الفہم قریشی بچے کا حافظہ بلا کا تھا۔معلم بچوں کو کوئی آیت املاء کروا رہا ہوتا تھا تو املاء کے اختتام تک آپ نے وہ آیت حفظ کرلی ہوتی تھی جب معلم نے یہ دیکھا تو ایک دن کہا کہ میرے لیے جائز نہیں کہ میں آپ سے کوئی اجرت لوں۔چنانچہ آپ نے سات سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کرلیا اور مؤطا امام مالک دس سال کی عمر میں یاد کرلی۔
(مناقب شافعی للبیہقی جزء1 ص94)

آپ کو علم کے ساتھ کھیل کا بھی شوق تھا۔تیراندازی اور گھڑ سواری میں خاص مہارت رکھتے تھے۔اسی طرح آپ بھاگتے گھوڑے پر چھلانگ لگا کر سوار ہوجاتے تھے۔آپ نے اس بارہ میں ایک کتاب ''کتاب السبق والرمی'' بھی لکھی۔
(مناقب الشافعی للبیہقی جزء2 صفحہ 127-129)

مبشر خوابیں

آپ کا حقیقی علم تو خداداد تھا جو رسول اللہؐ کے توسّل سے آپ کو موہبت ہوا۔امام شافعی فرماتے ہیں:''میں نے رسول اللہؐ کو خواب میں دیکھا۔آپؐ نے مجھ سے فرمایا کہ اے لڑکے! تم کس قبیلہ سے ہو؟میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپؐ کے قبیلہ سے۔آپؐ نے فرمایا: میرے قریب آؤ۔میں قریب ہوا تو آپؐ نے اپنا لعاب دہن میری زبان،منہ اور ہونٹوں پر لگایا اور فرمایا کہ جاؤ،اللہ تم پر برکت نازل فرمائے۔''
(مناقب شافعی للرازی صفحہ 36)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک اور دفعہ خواب میں رسول اللہؐ کو مسجد الحرام میں لوگوں کی امامت کرتے دیکھا۔نماز کے بعد میں رسول اللہؐ کے قریب ہوا اور عرض کی کہ مجھے بھی سکھایئے۔تو رسول اللہؐ نے اپنی آستین سے ایک میزان (ترازو) نکال کر مجھے عنایت فرمائی اور فرمایا یہ تیرے لیے ہے (اللہ تجھے ہدایت دے)۔امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں نے ایک معبر کے پاس اپنی یہ خواب بیان کی تو اس نے کہا کہ آپ رسول اللہؐ کی سنت پر قائم ہوتے ہوئے امام اور عالم بنیں گے۔کیونکہ مسجد الحرام کا امام تمام ائمہ سے افضل ہے اور جہاں تک میزان کا تعلق ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ آپ کو علم حقائق الاشیاء سے نوازا جائے گا۔
(مناقب شافعی للرازی صفحہ 36)

تعلیم فقہ اور امام مالک کی شاگردی

امام شافعی نحو وادب سیکھنے کے لیے نکلے تو مفتی مکہ مسلم بن خالد زنجی نے شافعی کو ان کی ذہانت اور کمال حافظہ کی وجہ سے علم فقہ سیکھنے کا مشورہ دیا۔امام شافعی فرماتے ہیں کہ ''میں ساری رات اس بارہ میں سوچتا رہا پھر ایک خواب کی بنیاد پر فقہ سیکھنا شروع کیا''۔آپ کی ذہانت،ذکاوت اور قوت حفظ کی وجہ سے مسلم بن خالد آپ سے کافی مانوس تھے اور فقہ وحدیث کی تعلیم تین سال تک دی۔بعد میں آپ کی خواہش پر ایک خط دے کر مدینہ امام مالکؒ کی خدمت میں بھیجا۔اس وقت آپ کی عمر قریباً 13 برس تھی۔امام مالک نے امام شافعی کو سب سے پہلی نصیحت یہ کی کہ ''اے محمد! اللہ کا تقویٰ اختیار کرنا اور معاصی سے بچتے رہنا۔یقیناً اللہ عنقریب تمہاری شان ظاہر کردے گا''۔پھر فرمایا:''یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل پر نور ڈالا ہے تم اسے معصیت سے بجھا نہ دینا۔پس کل جہاں سے مؤطا پڑھنی ہے لے کر آنا''۔امام شافعی نے کہا کہ میں اپنے حافظہ سے اسے پڑھوں گا۔اگلے روز جب امام مالک نے آپ سے مؤطا سنی تو آپ کی قراءت انہیں بہت پسند آئی اور انہیں اپنی شاگردی میں لے لیا۔پھر امام مالک کی وفات تک آپ نے مدینہ میں زانوئے تلمذ تہہ کیا۔اس دوران صحابہ کرام، تابعین اور امام مالکؒ کی فقہ کو اچھی طرح سمجھا اور یاد کیا۔
(مناقب الشافعی للرازی صفحہ 39)

امام مالک،مفتی مکہ مسلم بن خالد زنجی اور دیگر فقہائے مدینہ نے آپ کی قابلیت کو جاننے کے بعد متفقہ طور پر پندرہ سال کی عمر میں انہیں فتوی دینے کی اجازت مرحمت فرمائی۔
(توالی التاسیس جزء1 صفحہ 124)

یمن کی طرف سفر اور نجران کی ولایت

امام مالکؒ کی وفات کے بعد غربت کی وجہ سے والی یمن کے ساتھ چلے گئے جہاں آپ نے اپنے مفوضہ امور کو ایمانداری اور محنت سے انجام دیا کہ لوگ بھی تعریف کیے بغیر نہ رہ سکے۔کچھ عرصہ بعد نجران کی ولایت آپ کے سپرد ہوئی جہاں بنو حارث اور موالی ثقیف نے اپنے مقاصد کے حصول کے لیے آپ کو رشوت دینا چاہی جسے آپ نے قبول نہ کیا اور بغیر کسی رعایت کے عدل وانصاف کا قیام کیا اور سات باعتماد آدمیوں کی ایک کمیٹی تشکیل دی جن سے آپ تنازعات کے فیصلہ جات میں مشورہ لیا کرتے تھے اور ان سے فیصلے بھی کروایا کرتے تھے۔
(مناقب الشافعی للبیہقی جزء1 صفحہ 107)

قید اور رہائی

آپ کے حسن خلق،عدل وانصاف،طلاقت لسانی اور عالی النسب ہونے کی وجہ سے اہل یمن آپ کے گرویدہ ہوگئے۔یہ بات حاسدین کو ہضم نہ ہوئی۔انہوں نے ہارون الرشید کو آپ کے خلاف بھڑکایا اور یہ باور کرایا کہ علویوں کے ساتھ ایک ایسا شخص ہے جسے محمد بن ادریس الشافعی کہا جاتا ہے جس کی زبان تلوار سے بڑھ کر اپنا کام کرد کھاتی ہے اور خلافت کا خواہاں ہے۔اگر آپ کو حجاز سے کچھ واسطہ ہے تو اس شخص کو اپنے پاس لے جائیں۔جب ہارون الرشید نے یہ پڑھا تو امام شافعی اور دیگر مشکوک افراد کو گرفتار کرکے ہارون الرشید کے پاس پہنچا دیا۔ہارون الرشید نے پہلے تو آپ کے قتل کا حکم دے دیا تھا لیکن پھر آپ کا موقف سننا چاہا۔تب امام شافعی نے ایسی فصیح وبلیغ اور اثر انگیز تقریر کی کہ ہارون الرشید نے قتل کا ارادہ بدل دیا اور قید میں رکھنے کا فرمان صادر کیا اور دار العامۃ میں محبوس کردیا گیا۔پھر محمد بن حسن کے ساتھ ایک علمی مباحثہ ہوا جس میں آپ نے مدلل جوابات دیئے۔اس پر ہارون الرشید نے امام شافعی کی تعریف کرتے ہوئے پانچ سو دینار انعام دے کر رہا کرنے کا حکم دیا۔
(مناقب الشافعی للآبری جزء1 صفحہ 70+ توالی التاسیس+ مناقب الشافعی للبیہقی، مناقب الشافعی للرازی 40)

جماعت احمدیہ کے دوسرے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ نے تحریر فرمایا:

''حضرت امام شافعیؒ کو لوگوں نے رافضی کہہ کر قید کروادیا۔''
(مسئلہ وحی ونبوت کے متعلق اسلامی نظریہ،انوار العلوم جلد 23 صفحہ 253)

بغداد میں علمی مجالس اور تصنیف

195ھ میں امام شافعی بغداد آکر دو سال وہاں رہے پھر مکہ چلے گئے۔198ھ میں دوبارہ بغداد آگئے۔وہاں آپ نے اپنے علم سے علماء اور عوام الناس کو مستفیض کیا۔علماء کے منتشر گروہوں کو یکجا کیا۔کتاب اللہ،سنت نبویہؐ اور علم حدیث کی ترویج کی۔بدعات کے خلاف جہاد کیا۔علماء آپ کے پاس آکر حدیثوں کا علم پاتے تھے۔مامون الرشید بھی آپ کی علمی مجالس میں شامل ہوا کرتے تھے۔آپ کی مجلس میں اہل فقہ،اہل حدیث اور اہل شعر شامل ہوتے تھے اور سب آپ سے سیکھتے اور مستفید ہوتے تھے۔بغداد میں قیام کے دوران عبد الرحمٰن بن مہدی کی درخواست پر امام شافعی نے ایک مدلل اور آسان فہم ''کتاب الرسالہ'' لکھی۔
(مناقب الشافعی للبیہقی جزء1 صفحہ 230)

مصر میں آمد

200ھ میں امام شافعی مصر چلے آئے۔آپ سفر کے دوران بھی علمی کام نہایت

تندہی سے کیا کرتے تھے۔ آپ نہ دن کو کھانا کھاتے اور نہ رات کو سوتے تھے۔ سارا دن علمی کام کرتے رہتے تھے۔ اندھیرا ہوتے ہی خادمہ کو کہتے کہ چراغ جلا دو اور علمی کام میں لگ جاتے پھر جب تھک جاتے تو چراغ بجھا کر سیدھی کرنے کے لیے لیٹ جاتے پھر کچھ دیر بعد اٹھ جاتے اور خادمہ کو چراغ جلانے کا کہتے اور کام میں مصروف ہو جاتے۔ ربیع بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے آپ سے کہا کہ اے ابو عبداللہ! اگر چراغ کو جلتا رہنے دیں تو خادمہ کی مشقت کم ہو جائے گی۔ تو کہا کہ یہ چراغ ہی تو میرے دل کو مشغول رکھتا ہے۔

(مناقب الشافعی للبیہقی جزء1 صفحہ238)

جب آپ مصر میں داخل ہوئے تو سنت نبویؐ کے مطابق اپنے ننھیال قبیلہ ازد کے پاس اترے۔

مرض الموت اور وفات

حضرت امام شافعی مصر میں 200ھ تا 204ھ قریباً چار سال رہے۔ آپ بواسیر کے مرض میں مبتلا تھے۔ اس کے باوجود آپ نے تصنیف کا کام جاری رکھا۔ ''کتاب الام'' اور ''کتاب السنن'' وغیرہ ان چار سالوں میں تصنیف و تالیف کیں۔ اور 29 رجب 204ھ کو 54 سال کی عمر میں آپ اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔

(توالی التاسیس جزء1 صفحہ 194-196)

ازواج و اولاد

آپ کی اہلیہ صنعاء (یمن) کی ایک عثمانیہ عورت تھیں جن کا نام حمدہ بنت نافع بن عنبسہ بن عمرو بن عثمان تھا۔ آپ کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔ آپ کے بڑے بیٹے ابو عثمان محمد شام کے شہر حلب کے قاضی رہے اور دوسرے بیٹے ابوالحسن جو آپ کی ایک جاریہ سے تھے بچپن میں ہی وفات پا گئے۔ بیٹیوں کے نام زینب اور فاطمہ تھے۔

اساتذہ و تلامذہ

امام شافعی نے مختلف ممالک کے کثیر علماء و اساتذہ سے اکتساب علم کیا۔ امام شافعی کے شاگردوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ جن میں امام احمد بن حنبل بھی شامل ہیں اور اسی وجہ سے آپ کو استاذ الاساتذہ بھی کہا جاتا تھا۔

تصانیف

امام شافعی نے مختلف موضوعات پر متعدد کتب لکھیں جن کی تعداد قریباً 104 بتائی جاتی ہے اور جہاں بھی آپ جاتے یا قیام فرماتے وہاں تالیف و تصنیف کا کام ضرور جاری رکھتے تھے معروف کتب یہ ہیں: کتاب الرسالہ قدیم، کتاب الرسالہ جدید، کتاب الام، کتاب السنن، کتاب المبسوط، کتاب بیان فرض اللہ، احکام القرآن، جماع العلم، بیاض الغرض، صفۃ الامر والنھی، ابطال الاستحسان، اختلاف الحدیث، اختلاف العراقیین، اختلاف مالک و الشافعی، کتاب الرد علی محمد بن الحسن، کتاب علیؓ و عبداللہ، فضائل قریش وغیرہ۔ آپ نے اپنی اکثر تحریرات اپنی عمر میں ہی املاء کروا دی تھیں۔

نابغۂ روزگار ہستی

امام شافعی علم و فنون کے بحر بیکراں تھے۔ شاید ہی کوئی علم ایسا ہو جس کے متعلق آپ کو کچھ نہ کچھ علم نہ ہو۔ آپ علم قرآن، علم تفسیر، علم تاویل، علم حدیث، علم آثار صحابہ علم تاریخ، علم نجوم، علم طب، علم الشعر، علم نحو، علم ادب، علم انساب، علم قیافہ، علم مناظرہ وغیرہ کے ماہر تھے۔ غرضیکہ آپ ایک جامع العلوم والفنون تھے۔ آپ ایک باکمال محدث اور فقیہہ تھے۔ جنہوں نے علم حدیث کے متعلق بھی بہت کام کیا۔ آپ سے مروی احادیث کو مسند امام شافعی میں جمع کیا گیا۔ آپ نے حدیث کے اصول وضع کیے۔ حدیث قبول کرنے کی شرائط مقرر کیں۔ تطبیق کے اصول و قواعد مقرر کیے۔ جرح و تعدیل کے ماہر تھے۔ آپ نے اس بات کو واضح کیا کہ حدیث قرآن کی ناسخ نہیں ہو سکتی۔ اس زمانہ میں محدثین سوئے ہوئے تھے امام شافعی نے آکر ان کو جگایا۔

(مناقب الشافعی للبیہقی جزء1 صفحہ301)

امام شافعی ایک اعلیٰ درجہ کے مناظر بھی تھے اور فصاحت و بلاغت میں آپ کا کوئی ثانی نہ تھا۔ آپ نے کئی اشعار کہے اور قصیدے بھی لکھے۔ محاورات اور امثال کا کثرت سے استعمال کرتے تھے۔ امام شافعی ایک عالم باعمل تھے۔ آپ سنت و حدیث کی حمایت کیا کرتے تھے اور اس پر عمل کرنا اپنا نصب العین سمجھتے تھے۔ اسی لیے آپ کو مکہ میں ''ناصر الحدیث'' کا لقب ملا۔ امام شافعی کہتے ہیں کہ ''اگر تم میری کتاب میں سنت رسولؐ کے خلاف کوئی بات دیکھو تو اسے ترک کر دو اور سنت رسول پر عمل کرو۔''

(توالی التاسیس صفحہ63)

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ ائمہ اربعہ کے ناموں کی طرف نسبت کے متعلق فرماتے ہیں:

''امام شافعی اور حنبل وغیرہ کا زمانہ بھی ایسا تھا کہ اس وقت بدعات شروع ہو گئی تھیں۔ اگر اس وقت یہ نام نہ ہوتے تو اہل حق اور ناحق میں تمیز نہ ہو سکتی۔ ہزار ہا گندے آدمی ملے جلے رہتے۔ یہ چار نام اسلام کے واسطے مثل چار دیواری کے تھے۔ اگر یہ لوگ پیدا نہ ہوتے تو اسلام ایسا مشتبہ مذہب ہو جاتا کہ بدعتی اور غیر بدعتی میں تمیز نہ ہو سکتی۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ501)

بقیہ از صفحہ اول: ارکان نماز دراصل روحانی نشست و برخاست ہیں

ڈال دے اس کا فیضان اور پرتو اس پر نہیں پڑتا۔ اور اگر ایسا ہو تو پھر اعلیٰ درجہ کی لذت حاصل ہوتی ہے جس سے بڑھ کر کوئی حظ نہیں ہے۔ اس مقام پر انسان کی روح جب ہمہ نیستی ہو جاتی ہے تو وہ خدا کی طرف ایک چشمہ کی طرح بہتی ہے اور ماسوی اللہ سے اسے انقطاع تام ہو جاتا ہے۔ اس وقت خدائے تعالیٰ کی محبت اس پر گرتی ہے۔ اس اتّصال کے وقت ان دو جوشوں سے جو اوپر کی طرف سے ربوبیت کا جوش اور نیچے کی طرف سے عبودیت کا جوش ہوتا ہے ایک خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے، اس کا نام صلوٰۃ ہے۔ پس یہی وہ صلوٰۃ ہے جو سَیِّئات کو بھسم کر جاتی ہے اور اپنی جگہ ایک نور اور چمک چھوڑ دیتی ہے جو سالک کو راستے کے خطرات اور مشکلات کے وقت ایک منور شمع کا کام دیتی ہے اور ہر قسم کے خس و خاشاک اور ٹھوکر کے پتھروں اور خار و خس سے جو اس کی راہ میں ہوتی ہیں آگاہ کر کے بچاتی ہے۔ اور یہی وہ حالت ہے جبکہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ (العنکبوت:46) کا اطلاق اس پر ہوتا ہے کیونکہ اس کے ہاتھ میں نہیں، اس کے دل میں ایک روشن چراغ رکھا ہوا ہوتا ہے اور یہ درجہ کامل تذلّل، کامل نیستی، کامل فروتنی اور پوری اطاعت سے حاصل ہوتا ہے۔ پھر گناہ کا خیال اسے کیونکر آسکتا ہے۔ اور انکار اس میں پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ فحشاء کی طرف اس کی نظر اٹھ ہی نہیں سکتی۔ غرض ایک ایسی لذت، ایسا سرور حاصل ہوتا ہے میں نہیں سمجھ سکتا کہ اسے کیونکر بیان کروں۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 164 تا 166۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبولیت دعا کا ایک عظیم الشان نشان

حضرت حکیم فضل الدین صاحب جو حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے بھتیجے اور داماد تھے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبولیت دعا کا ایک عجیب اور نادر واقعہ بیان کرتے ہیں:

''1907ء میں میرا دوسرا لڑکا عبدالحفیظ تولّد ہوا۔ سردی کے ایام تھے اور ان دنوں میں بہت زچہ عورتیں تشنج کی مرض سے مر رہی تھیں۔ زچہ کے لئے یہ مرض بہت خطرناک ہوتی ہے۔ سینکڑوں میں سے کوئی ایک بچتی ہوگی۔ میری بیوی حفصہ (بنت حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ) کو بچہ تولّد ہونے کے ساتویں دن مغرب کے قریب اس کے آثار معلوم ہوئے۔ چونکہ ان دنوں میں یہ وبا تھی اس لئے اس کی طرف بہت توجہ ہوگئی۔ میں مغرب کے بعد حضرت صاحب کی خدمت میں دوڑا گیا اور اُن سے عرض کی۔ آپ نے فرمایا یہ تو بڑی خطرناک مرض کا پیش خیمہ ہے تم فوراً اس کو دس رتی ہینگ دے دو اور گھنٹہ ڈیڑھ کے بعد مجھے اطلاع دو۔ میں عشاء کے بعد پھر حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مرض میں ترقی ہوگئی ہے۔ فرمایا دس رتی کونین دے دو اور ایک گھنٹہ کے بعد پھر مجھے اطلاع دو اور یہ نہ سمجھنا کہ میں سو گیا ہوں۔ بے تکلف مردانہ سیڑھیوں سے آواز دو۔ میں نے عرض کیا اِس وقت مشک کہاں سے لاؤں۔ حضور ایک مٹھی بھر کر مشک کی لے آئے۔ فرمایا یہ دس رتی ہوگی۔ میں نے عرض کیا حضور یہ زیادہ ہے۔ فرمایا لے جاؤ پھر کام آوے گا۔ میں نے وہ لے لی اور دس رتی مریضہ کو دے دی۔ ایک گھنٹہ بعد پھر گیا اور عرض کیا کہ مرض میں بہت اضافہ ہوگیا۔ فرمایا دس تولہ کسٹر آئل دے دو۔ میں نے آکر دس تولہ کسٹر آئل دے دیا۔ اس کے بعد اُس کو سخت قے ہوئی اور قے اِس مرض میں آخری مرحلہ ہوتا ہے۔ قے کے بعد اُس کا سانس اکھڑ گیا، گردن پیچھے کو کھچ گئی۔ آنکھوں میں اندھیرا آگیا اور زبان بند ہوگئی۔ میں پھر بھاگ کر سیڑھیوں پر چڑھا۔ حضور نے میری آواز سن کر دروازہ کھول دیا اور فرمایا کیوں خیر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اب تو حالت بہت نازک ہوگئی ہے۔ سانس اکھڑ گیا ہے، گردن کھچ گئی، آنکھوں میں روشنی نہیں، زبان بند ہوگئی ہے۔ فرمایا دنیا کے جتنے ہتھیار تھے وہ تو ہم نے چلا لئے۔ اب ایک ہتھیار باقی ہے اور وہ دعا ہے تم جاؤ، میں دعا سے اُس وقت سر اٹھاؤں گا جب اسے صحت ہوگی۔ میں یہ سن کر واپس لوٹ آیا۔ اور اسے کہا اب تجھے کیا فکر ہے۔ اب تو ٹھیکیدار نے خود ٹھیکہ لے لیا ہے۔ اُس وقت رات کے دو بج چکے تھے۔ میں گھر آیا اور مریضہ کو اسی حالت میں چھوڑ کر دوسرے کمرے میں چارپائی لے کر سو رہا۔ صبح کو کسی برتن کی آہٹ سے میری آنکھ کھلی۔ جب میں نے دیکھا تو میری پائینتی کی طرف میری بیوی کچھ برتن درست کر رہی تھی۔ میں نے پوچھا کیا حال ہے۔ کہا آپ تو سو رہے اور مجھے دو گھنٹے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فضل کر دیا۔ الحمدللہ رب العلمین''

(سیرت احمدؑ مرتبہ قدرت اللہ سنوری صاحب صفحہ 170 تا 172)

پیشہ ہے رونا ہمارا پیش رب ذو المنن
یہ شجر آخر کبھی اس نہر سے لائیں گے بار

☆...☆...☆

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store GET IT ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

بورکینا فاسو کے ریجن بانفورا میں مسجد کا افتتاح

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بورکینا فاسو خلافت کے زیر سایہ ترقیات کی منازل کی جانب رواں دواں ہے۔سارا سال مختلف النوع سرگرمیاں جاری رہتی ہیں ۔ ان سرگرمیوں میں سے ایک اہم اقدام مساجد کی تعمیر بھی ہے تا کہ ملک کے طول وعرض میں بندگان خدا صاف ستھری مساجد میں سہولت کے ساتھ عبادات بجالاسکیں۔

لاک ڈاؤن کے ان دنوں میں جہاں کاروبار زندگی عملاً معطل ہو چکا ہے۔تاہم اللہ تعالیٰ نے ہرقسم کے مسائل پر قابو پانے کی توفیق بخشی اور جماعت احمدیہ بورکینا فاسو کو اپنی مساجد میں ایک نئی مسجد کا اضافہ کرنے کا موقع عطا ہوا۔

بانفورہ ریجن کی ایک جماعت توروکورو (Torocoro) کافی پرانی جماعت ہے۔یہاں پر پہلے مسجد موجود تھی لیکن وہ وقت کے ساتھ ساتھ خستہ حال ہوگئی تھی۔ جماعت کی ضرورت کو دیکھتے ہوئے یہاں مسجد کی تعمیر نو کا کام شروع ہوا۔

مقامی احباب جماعت کے ساتھ مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں کئی ایک میٹنگز ہوئی۔ چنانچہ پہلی مسجد کی جگہ پر ہی نئی مسجد تعمیر کرنے کا پروگرام بنا۔

توروکورو (Torocoro) گاؤں میں پانی کا حصول کافی بڑا مسئلہ ہے۔مسجد سے پانی کا کنواں ایک کلومیٹر دور ہے۔ گرمی کے دنوں میں تعمیری ضروریات کے لئے ایک کلومیٹر سے پانی لے کر آنا آسان کام نہ تھا۔لیکن مسیح پاک علیہ السلام کی پیاری جماعت کے جذبہ ایمان کے آگے یہ فاصلہ کچھ بھی اہمیت نہ رکھتا تھا۔مرد حضرات تعمیر کے کام میں جت گئے اور پانی لانے اہم اور مشکل ذمہ داری گاؤں کی لجنہ اماء اللہ کی ٹیم نے اپنے سپرد لے لی۔ چنانچہ لجنہ نے جانفشانی سے تعمیر کے دوران میں پانی کا بروقت حصول ممکن بنایا۔ اسی طرح مسجد کی تعمیر کے کام میں انصار، خدام اور اطفال نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے تعمیر کا زیادہ تر کام وقار عمل کے ذریعے ہی کیا گیا اور چند ماہ میں مسجد کی تعمیر مکمل ہوگئی۔ الحمد للہ۔

افتتاحی تقریب

مورخہ 12جون بروز جمعۃ المبارک مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ افتتاح کے روز مقامی احباب جماعت کی خوشی دیدنی تھی۔ ان کی محنت اور اخلاص کا پھل آج انہیں نئی خوبصورت مسجد کی شکل میں مل رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو باعمل اور متقی نمازیوں سے بھر دے۔

افتتاحی تقریب کے لئے مکرم امیر صاحب بورکینا فاسو نے خاکسار (اعجاز احمد) مربی سلسلہ ریجن بانفورہ کو اپنا نمائندہ مقرر کیا تھا۔ چنانچہ خاکسار کے ہمراہ ریجن سے دیگر احباب کے ساتھ ساتھ بانفورہ شہر کی مجلس عاملہ کے بعض ممبران کا ایک قافلہ توروکورو گاؤں پہنچا۔ احباب جماعت نے وفد کا بھرپور استقبال کیا۔

افتتاحی تقریب میں شرکت کے لئے مقامی احمدی احباب کے علاوہ دیگر معززین بھی تشریف لاچکے تھے۔تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔اس کے بعد بعض معزز مہمانوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور جماعت احمدیہ کو گاؤں میں خوبصورت مسجد بنانے پر مبارک باد دی۔تقریب میں غیر از جماعت احباب بھی بکثرت موجود تھے۔ خاکسار نے اپنے اختتامی کلمات میں آمد حضرت امام مہدی علیہ السلام کا بتاتے ہوئے جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا۔تقریب کے اختتام پر خاکسار نے فیتہ کاٹ کر اجتماعی دعا کروائی۔ اس طرح اس مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔تقریب میں شرکت کرنے کے لئے قریبی جماعتوں سے بھی احباب جماعت تشریف لائے ہوئے تھے۔ علاوہ ازیں توروکورو (Torocoro) گاؤں کی مسلمانوں کی تنظیم کے نمائندہ، گورنمنٹ پرائمری اسکول کے ہیڈ ماسٹر اور دیگر احباب نے بھی تقریب میں شرکت کی۔الحمد اللہ اس موقع پر عمدہ رنگ میں جماعت کا تعارف کروانے کا موقع ملا۔اس بابرکت تقریب کی کل حاضری تین صد پچاس سے زائد رہی۔

اللہ تعالیٰ اس مسجد کو حقیقی عبادت گزاروں سے بھر دے۔ اور اسے علاقے بھر کے لئے شمع ہدایت بنادے۔ جماعت احمدیہ برکینا فاسو دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرے۔ (آمین)

(رپورٹ: اعجاز احمد ریجنل مشنری بانفورا)

سانحہ ارتحال

مکرم عارب گرگیج صاحب مؤرخہ 9جون 2020 ء کو نواب شاہ سندھ میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ کا خاندان ان خوش نصیب وجودوں میں سے تھا جو سندھی قوم میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر کے احمدیت کی آغوش میں آئے۔ آپ کے والد محترم احمد خان گرگیج نے خلافت ثانیہ کے عہد مبارک میں بیعت کی توفیق پائی۔ عارب گرگیج صاحب پیدائشی احمدی تھے۔آپ کی زندگی کا زیادہ تر وقت محمد آباد اسٹیٹ میں گزرا۔

مرحوم بہت بہت ملنسار، منکسر المزاج اور ایثار کی صفت کے حامل تھے۔ آپ کے دینی اوصاف میں یہ خوبی نمایاں تھی کہ جمعہ کے دن صبح بہت جلدی تیاری کر کے مسجد حاضر ہو جاتے۔

قارئین الفضل کی خدمت میں دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالی مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ ان کے بچوں اور خاندان کو اسلام احمدیت کے نور سے منور رکھے۔ آمین

(انیس احمد ندیم)

طلوع وغروب آفتاب

19جون2020ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:11	07:05
مدینہ منورہ	04:02	07:13
قادیان	03:43	07:37
ربوہ	03:23	7:17
اسلام آباد ٹلفورڈ	03:18	9:22